

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شذرات

سَبْحَنَ الَّذِي اسْرٰى بَعْبُدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

پاکی ہے اس ذات کے لئے جس نے رات کے وقت اپنے بندے کو سیر کرایا، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

یہ مکہ مکرمہ میں جو نبی الانبیاء کو واقعہ پیش آیا، اس کا ذکر ہے جس میں سیر کو بیت الحرام سے مسجد اقصیٰ تک دکھایا گیا ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا سلسلہ ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بڑا بیٹا ہے، جس کے دین کو مکہ میں عروج ہوا۔ یہاں عبادت گاہ کو مسجد الحرام کہا جاتا ہے اور جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد تھی یعنی قدس میں اس کو مسجد اقصیٰ نام دیا گیا ہے اور یہ حضرت اسحاق کی مسجد بنی، اس سیر کا مقصد برکات دکھانا مقصود تھا، ان برکات سے مراد مادی برکات ہے اور یہ تمدن میں ترقی اور ارتقاء کی بناء ہے۔

مسجد اقصیٰ اس کے مغرب میں مصر ہے اور اس کے شمال میں شام ہے اور اس کے مشرق میں عراق ہے اور یہ زراعت کے لئے بہتر قطعہ ہے۔ سمندر کے قریب ہے اور یہ بڑی اور بحیری برکات کے لئے جامع ہے اور بڑی زمین کے قطعات کے درمیان اتصال قریب ہے، مشرق میں ایشیا اور مغرب میں افریقا اور مغربی شمال میں یورپ اور مشرق شمالی میں سائبیریا، ان کے درمیان میں تقریباً محفوظ ہے۔ یہ علاقہ چائنا کے پہاڑوں سے شروع ہوتا ہے اور ہندوستان کے شمال پر لمبا ہوتا ہے اور ایران پھر بلقان، پھر اٹلی۔ یہ خط جنوب اور شمال میں فاصل کی طرح ہے، پھر شمالی امتیں ان پہاڑوں کے سلسلہ سے ہیں برابر ہوں یورپ یا ایشیا میں ایک دوسرے کے قریب اور جنوبی قومیں اس سلسلہ کی چائنا سے اٹھیں اور مراکش تک ایک دوسرے کے قریب ہیں، یہ مسجد اتصال

کے قرب پر واقع ہے اور مشرق اور مغرب کے وسط میں واقع ہے، پھر طبعی برکتیں اس کے چوگرد جمع ہیں، پھر ملت خفیہ کا باپ اٹھا یعنی انسانیت کی نئی صورت، اس سے اٹھا، پھر یہ مسجد الحرام اصلاحی نسبت ہے تمدنی مفاسد کے لئے اس کی طبیعت میں ارتقاء کے آخر میں اس کا اصلاح منسوخ ہوتا ہے۔ یہ صرف ان قوموں سے ہوگا جو بر، پہاڑوں اور صحرائی میں رہنے والی ہیں۔ درمیانی تمدن کے صرف ملانے والی فقط تمدن کی آخر تک پہنچا، ان شہروں میں ممکن ہمیشہ نہیں ہے، پھر قومیں جو صحرائی میں منتشر ہیں، جنہوں نے تمدن کے لئے ابتداً درجہ قطع نہیں کیا، تمدن پر ان کا غلبہ ہے جو ویران کرنے اور فساد کرنے تک پہنچا ہے اور یہ اقوام کی تہذیب کے لئے ذریعہ ہے، تمدن قوموں کی تہذیب کے لئے وہ ان کے تمدن کے ویرانی کے لئے ہے، لیکن فطرۃ مثل زلزلے میں یا پانی کے طوفان یا ہوا کا طوفان یا پہاڑوں سے آگ کا ٹکنا یا وحشی قوم کے غلبہ کی طریق سے، پھر تہذیب فطری قوتوں سے یا انسانی تخریب کی صورت میں نتیجہ میں برابر ہے، پھر اگر تہذیب انسان کے ہاتھ سے ہے تو سب سے زیادہ خفیف ہے۔ لیکن فاسد تمدن کی اصلاح ایسی قوم سے ہوگا جو تمدن کے انتہا تک ہوگی، درمیانی درجہ پر نہیں بڑھے گا، عدم اسباب تمدن ان کے شہروں میں فطرۃ کے ساتھ۔

پھر ابراہیم علیہ السلام اپنی دل میں ثابت کیا اللہ کے الحام سے کہ اسماعیل علیہ السلام بیاہان میں رہے اور اس کی اولاد میں التمدن وسطی ہو وہ اس فساد کے اصلاح کے سبب بنیں گے جو مسجد اقصیٰ کے تمدن میں ہے، امام ولی اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حجاز میں تمدن متوسط درجہ پر تھا، جیسے اس کے زمانے میں ہندستان کے بڑے شہروں میں تھا، اس تمدن کا مرجع حجاز میں وہ قریش مکہ میں تھے اور یہود مدینہ میں تھے اور یہ اصل تمدن کے فروغ ہیں، پھر ان کی فطرت وحشی نہیں تھی۔ فاسد تمدن کے گرانے اور درست تمدن کے بناء پر قدرت رکھتے تھے۔ جس نے مادے پہلے کو اسلام کے لئے اعراب صحابی کو بنایا اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسلام کو خوارق فطرۃ سے ثابت کرے اور حکمت خوارق سے ثابت نہیں ہوتی، لیکن ظاہری نظر سے۔ یہ مرد گویا کہ ارادہ کرتا ہے کہ اسلام کو حکمت

سے نکالے اور یہ غلطی کرنے والے دینی معلموں پر اسباب کی وجہ سے خائب ہوئے۔ پھر سب قریب الشاعہ کا غلبہ تھا اور سبب بعید عرب لڑائی کرنے والوں کو راضی کرنے کے لئے جو خلفاء سے لڑتے تھے کہ وہی اسلامی ہے اور اسی طرح ابن خلدون نے غلطی کی کہ اس نے ثابت کیا کہ عرب کی طبیعت فساد کے اصلاح کے قابل تھی اور عدم تعمیر کے لئے نہیں تھا اور ان کو اسلام کے لئے مادہ بنایا۔ اور اسی طرح ابن خلدون خبیث میں پڑ گئے۔ جب ثابت کیا کہ عرب کی طبیعت فساد کی صلاحیت رکھتی ہے اور مستحکم کی، نہ کہ تعمیر کی اور بنایا ان کو اسلام کے لئے مادہ۔ پس وہ اسلام جو عرب کے دور میں تھا، گویا کہ وہ غیر مستحکم ہے۔ پس جب اصل فارس اور اصل روم داخل ہوئے، ہارغ دور پر اور اسلام کو قبضہ کیا تو مستحکم ہو گئے اور وہ دعوت کی بنیاد ہے۔ جرجی زیدان کی دعوت کی اور غوستاف لوبون کی اور یہ اصل میں عرب کو تمدن کے صلح نہیں قرار دیتے۔ نہ رومی اور اور فارس کے توسط سے۔ پس عرب ہمیشہ تقدم تمدن سے روکنے والے رہے۔ پس اگر انسانیت ارادہ کرے تقديم تمدن کو انسانیت کو خالص بنانے پر دین عرب کی قید سے اور یہ سارا جہنی ہے، صحرانی بدوی پر۔ بے شک صحرانی اعرابی جو جانتے نہیں تھے مگر تخریب کو اور تمدن کے لئے عذاب ہے اور اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا مادہ نہیں ہے مگر اولاد ابراہیم جو ٹھرے ہیں بادیہ میں اور ان کے لئے اتصال ہے اقوام مستحکم نہ کیساتھ اور مدنی ممالک کے ساتھ اور وہ صلاحیت رکھتے ہیں، غالی فاسد تمدن کی اصلاح کی۔ جو واصل ہے عوام کو شریفوں کی غلامیت تک۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا مغلوب فاسد عالم کی اصلاح کا تو مبعوث فرمایا اولاد ابراہیم سے ایک نبی جو مسجد حرام کے رہنے والے ہیں۔